دورہ حدیث شریف کا سال

(مفتی قاسم صاحب کا بیان : دورہ حدیث شریف میں پڑھنے، پڑھانے کی سعادت حاصل کرنے والی اسلامی بہنوں کے لئے تھا جسے ترمیم کرکے اساتذہ کرام کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے)

دورہ حدیث شریف کے سال کی اہمیت؟

یہ وہ سال ہوتا ہے جس میں میں اتنا علم سکھایا جاتا ہے جتنا پورے درس نظامی میں نہیں سکھایا جاتا۔ کیونکہ بقیہ درس نظامی کے پہلے سالوں میں ہر فن کی کتابیں مثلاً صرف، نحو، بلاغت، اصول حدیث، تفسیر وغیرہ تھوڑی تھوڑی پڑھائی جاتی ہیں۔ صرف و نحو بنیادی علوم میں سے نہیں بلکہ عربی کے لئے ایک معاون علم ہے بلاغت بھی مکمل پڑھائی نہیں جاتی اور فقہ بھی معتد بہا ہے لیکن حدیث کے برابر نہیں جبکہ دورہ حدیث شریف وہ سال ہے جو پورے کا پورا حدیث شریف کے لئے وقف ہوتا ہے اور ہمارے دین کی بنیاد قرآن وحدیث ہے اور قرآن میں سارے احکام تفصیل سے بیان نہیں کئے گئے جبکہ احادیث میں تمام احکام کو تفصیل سے بیان کیا گیا۔ قرآن پاک کی تفسیر سمجھنے میں بھی حدیث کام آتی ہے، فقہ کے مسائل بھی حدیث سے اخذ کئے جاتے ہیں، حلال و حرام کے مسائل بھی حدیث سے لیے جاتے ہیں، تصوف اور اخلاقیات بھی حدیث سے حاصل کیا جاتا ہے، مسلمان کی طرز زندگی اور معاشرت بھی حدیث سے سیکھی جاتی ہے، دورہ حدیث شریف جب اتنا اہم سال ہے تو اس لئے اسکے اساتذہ اور طلبہ کو اس کی اہمیت ذہن میں رکھ کر پڑھنا اور پڑھانا چاہیے تاکہ اس کے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل ہو سکیں۔

دورہ حدیث شریف کی نیتیں

جو میں ہر نیک کام میں کی جاسکتی ہیں وہ اس میں بھی کی جانی چاہیے جیسے اللہ کی رضا، جنت کا حصول وغیرہ مگر ان نیتوں کے ساتھ ساتھ کچھ نیتیں جو خاص طور پر دورہ حدیث شریف پڑھنے اور پڑھانے کے لئے ہونی چاہیے وہ یہ ہیں:

پہلی نیت (حضور علیہ السلام کے فرمان اور دعا سے برکت حاصل کرنے کی نیت)

حضور علیہ السلام نے حدیث پاک کو سننے والے، یاد کرنے والے اور دوسروں تک پہنچانے والے کے لئے دعا دی ہے۔
حضور علیہ السلام کا فرمان اور دعا ہے:

"**نضر الله امرأ سمع مقالتي فوعاها وحفظها وبلغها**" (ترمذی) اللہ تعالی اس بندے کو ترو تازہ رکھے خوش رکھے وہ میری بات کو سنے اسے اچھی طرح یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچادے۔ دورہ حدیث شریف پڑھنے اور پڑھانے والے اس فرمان اور اس دعا سے برکتیں حاصل کرنے کی نیت کریں۔

دوسری نیت (تمام بزرگان دین کی سنت پر عمل کرنے کے لئے نبی علیہ السلام کی احادیث کی تبلیغ)

اگر غور کریں کہ احادیث ہم تک کیسے پہنچیں تو بڑی واضح سی بات ہے کہ صحابہ کرام (علیہم الرضوان نے حضور علیہ السلام سے احادیث سنی، صحابہ کرام (علیہم الرضوان) نے آپس میں بیان کیں، تابعین تک پہنچائیں اور تابعین نے تبع تابعین، صلحاء اور اکابر محدثین تک پہنچائیں پھر اس طرح ہم تک

پہنچیں۔ تو یہ احادیث کا پہنچانا صحابہ کی سنت، تابعین کی سنت، تبع تابعین کی سنت، اکابر محدثین کی سنت اور آئمہ دین کی سنت ہے۔ ہم اس میں یہ نیت کریں کہ ان تمام بزرگوں کی سنت پر عمل کرنے کے لئے نبی علیہ السلام کی احادیث کو آگے پہنچائیں گے۔

تیسری نیت (خود علم دین حاصل کرنا)

جب ہم احادیث کو پڑھاتے ہیں اور دوسروں تک پاتے ہیں تو اس میں دوسروں کو علم سکھانے کے ساتھ ساتھ خود بھی علم دین کو سیکھنے کی نیت ہونی چاہیے کیونکہ دوسروں کو علم سکھانے سے پہلے خود کو علم آئیگا۔

چوتھی نیت (احادیث طیبہ اور کتب احادیث کی تعظیم)

احادیث طیبہ کو پڑھانے سے پہلے احادیث طیبہ اور کتب احادیث کی تعظیم کی نیت کریں۔ احادیث کی تعظیم نبی علیہ السلام کی تعظیم ہے اور کتب احادیث بخاری، مسلم، ترمذی وغیرہ کی تعظیم اس لئے ہے کہ یہ حضور علیہ السلام کے فرامین مقدسہ کے مجموعے ہیں۔ تو جب احادیث اور کتب احادیث کی تعظیم کی نیت ہو گی تو نبی علیہ السلام کی تعظیم کی نیت ہو گی اور نبی علیہ السلام کی تعظیم اللہ عزوجل کے حکم (لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا) (سورۃ فتح، آیت: 9) کی نیت کریں کہ پورا سال جب بھی پڑھائیں گے احادیث کی بھی تعظیم کریں گے اور کتب احادیث کی تعظیم کی بھی نیت کریں گے۔

پانچویں نیت (اہل باطل بدمذہب اور گمراہ لوگوں کی تحریفوں اور غلط مسئلوں کا رد)

حدیث پڑھنے کے بنیادی فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ ہمیں احادیث پڑھنے اور سیکھنے سے ہمیں اصل دین کا پتہ چلتا ہے کیونکہ دین کی بنیاد نبی علیہ السلام کے فرامین ہیں اور نبی علیہ السلام نے علم دین پڑھنے کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بیان فرمایا ہے کہ: "اس علم کو اہل عدل سیکھتے رہیں گے اور جاہلوں کی تحریفوں کو ختم کر دیں گے اور اہل باطل کے غلط مسئلوں (جو دین میں لے آتے ہیں) کو ختم کریں گے اور دین میں غلو کرنے والوں (جو دین میں حد سے بڑھنے والے ہیں) کے غلو کو ختم کریں گے تو ہم حدیث مبارکہ پڑھاتے ہوئے یہ نیت کریں گے کہ ہم اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے یہ نیت کریں گے کہ ہم جاہلوں کی تحریفیں، اہل باطل کے غلط مسائل اور غالیوں کے غلو کی نفی کریں گے اور رد کریں گے اور اصل دین کے بکھرے ہوئے خالص اور صاف چہرے کو اور دوسروں کو پیش کریں گے۔

چھٹی نیت (آئمہ دین اور بزرگان دین کے ناموں کی تعظیم اور ان کے ادب کی نیت)

ایک اور نیت جو حدیث پڑھانے کے بالکل شروع میں ہی کر لینی چاہیے وہ یہ کہ دورہ حدیث شریف پڑھنے کے دوران، پڑھانے کے دوران اور پڑھنے کے بعد جب ہم حدیث پڑھتے ہیں تو آئمہ دین کے اختلافات ہمارے سامنے آتے ہیں (مثلا امام اعظم رحمۃاللہ علیہ کچھ فرماتے ہیں، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کچھ فرماتے ہیں، امام احمد رحمۃاللہ علیہ کچھ فرماتے ہیں) تو اس میں بعض اوقات ہماری کسی بزرگ سے زیادہ محبت ہے جیسے امام اعظم رحمۃاللہ علیہ سے زیادہ محبت ہے اور ہم ان کے مقلد ہیں تو بعض اوقات سامنے والا جو موقف ہے (دوسرے امام کا موقف ہے) اسکا رد کرتے ہوئے کوئی ایسا جملہ زبان سے نہ نکلے جو دوسرے امام کی بے ادبی کا سبب بنے۔ امام شافعی رحمۃاللہ علیہ کا مسئلہ ہمارے نزدیک مرجوح ہے امام اعظم رحمۃاللہ علیہ کا راجح ہے لیکن جب بھی ہم امام شافعی رحمۃاللہ علیہ کا نام لیں گے تو ادب اور تعظیم سے لیں گے یعنی امام شافعی رحمۃاللہ تعالی علیہ اسی طرح دوسرے آئمہ دین اور بزرگان دین کا نام بھی ادب اور تعظیم سے لیں گے۔ یعنی ہم علمائے اہلسنت، آئمہ دین، بزرگان دین، محدثین کرام کی تعظیم کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑیں گے۔ اور جو ہم سے پڑھنے والے ان کے دلوں میں بھی ان بزرگوں کا ادب ہی ڈالیں گے۔

ساتویں نیت (اکابرین اہلسنت کے طریقے پر استقامت کی نیت)

اور احادیث پڑھتے ہوئے ایک بڑا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ ہر طرح کی احادیث ہمارے سامنے آتی ہیں اور ان میں کچھ احادیث کسی دوسرے مسئلے کی تائید کر رہی ہوتی ہیں جو ہمارے اکابر اہلسنت کے مذہب کے بر خلاف ہوتی ہیں تو ایسا نہیں ہے کہ ایک روایت ملی یا چھوٹی موٹی تحقیق مل گئی تو نعرے مار کر دوسرے قول کی طرف نکل گئے تو اب سب سنی علماء ایک طرف اور ہم ایک قول لیکر اس پر جم جائیں اور یہ کہیں کہ یہی صحیح ہے اور اسکی ترویج شروع کر دیں ایسا نہیں ہونا چاہیے کیونکہ "البرکۃ مع اکابرکم" برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے جنہوں نے تم سے زیادہ دین پڑھا ہے جو تم پر فائق ہیں، جو تم سے تعداد میں زیادہ ہیں انکے ساتھ برکت ہے) جیسے امام اہلسنت امام احمد رضا (رحمۃاللہ تعالی علیہ) اور شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃاللہ تعالی علیہ) و غیرہ۔ تو ہم ان کے نقش قدم پر چلیں گے یعنی انکے قول اور انکی تحقیق پر چلیں گے ورنہ ہر مسئلے میں نئی نئی تحقیقیں پڑھنا شروع ہو گئے تو اسکی انتہا کوئی نہیں کہ بندہ نہ جانے کہاں سے کہاں پہنچ جاتا ہے تو "یک در گیر محکم بگیر" اس معاملے میں بہت ضروری ہے ورنہ شیطان نے گمراہی کے اتنے راستے کھولے ہوئے ہیں کہ آدمی کو پتہ نہیں چلتا کہ گمراہی کے کس گڑھے کے اندر جا پڑتا ہے تو یہ نیت بہت ضروری ہے کہ ہم اکابرین اہلسنت کے راستے کو کبھی نہیں چھوڑیں گے۔

آٹھویں نیت (طلبہ سے حسن اخلاق اور حسن معاملہ سے پیش آنے کی نیت)

اساتذہ کرام اپنے ذھن میں پہلے سے یہ بات رکھیں کہ طلبہ کے ساتھ خیر خواہی، نرمی اور شفقت، عاجزی اور حسن معاملہ کے ساتھ پیش آنا ہے۔ اب غور کریں کہ لوگ پہلے ہی دین سے کتنے دور ہیں اس وقت بے حیائی، بے دینی، دین دوری بلکہ دین دشمنی کا ماحول پوری دنیا کے اندر بنا پڑا ہے اس بدتر ماحول میں سے کچھ اسلامی بھائی اگر آپ کے پاس علم دین سیکھنے آتے ہیں اور آپ کے رویے کی خرابی اور اخلاق کی برائی، بد اخلاقی یا حسد یا اسی طرح کسی برے عمل یا فعل کی وجہ سے اگر کوئی اسلامی بھائی دین سے دور ہو جائے تو قصور وار کون ہے؟ اگر آپ کے غلط رویے کی وجہ سے اس نے علم دین چھوڑا اور کالج کی سیڑھی چڑھ گیا، یا آپ کی وجہ سے وہ فیشن ایبل ماحول میں چلا گیا تو قصور وار کون ہے؟ تو جو بھی اسلامی بھائی آپ کے پاس پڑھنے آتے ہیں خواہ وہ امیر ہیں یا غریب ہیں خواہ انکی شکل اچھی ہے یا جیسی بھی ہے جو بھی ہے پیار محبت، شفقت، خیر خواہی سے نبی علیہ السلام کی امت کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے ان سے برتاو کریں جو آئے وہ کبھی چھوڑ کر نہ جائے وہ دین سے بھی دور نہ ہو۔ دین کی محبت لے کے جائے دین سے لگاؤ اور پیار لے کر جائے جب یہ آپ کا انداز ہو گا اور جب یہ آپ اپنے طلبہ میں اتاریں گے تو پھر دیکھیں گے کہ سنتوں اور نیکیوں کی کیسی بہاریں آتی ہیں تقوی اور شرم و حیاء کی کیسی بہاریں آتی ہیں۔ شیطان اور اسکے پورے چیلے پورے زور اور شور سے اپنے مشن پر لگے ہوئے ہیں کہیں ہمارا رویہ ان کی کامیابی میں مدد اور معاون ثابت نہ ہو۔ آپ کا اخلاق، آپ کی شفقت، آپ کی ملنساری، آپکی محبت آپکا ان کے ساتھ اچھا برتاؤ یہ ان کو دین کے قریب لے کر آئے یہ دین سے ایسا چپکا دے کہ دوبارہ کبھی وہ دین کے دائرے سے باہر نہ نکل سکیں۔

نوٹ: یہ نیتیں دورہ حدیث پڑھانے سے پہلے ہی واضح طور پر اپنی ذہن میں رکھ لینی چاہیے اور یہ اپنے پاس لکھ کر رکھ لیں اور وقتا فوقتا دہراتے رہیں۔ اگر انکو دہراتے رہیں گے تو انشاء اللہ عزوجل یہ ذھن نشین رہیں گے۔

دورہ حدیث شریف پڑھانے کے اغراض و مقاصد

دورہ حدیث شریف پڑھانے کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟ ہم دورہ حدیث شریف کیوں پڑھاتے ہیں؟ یہ اگر آپ اپنے ذھن میں واضح کر لیں تو جب آپ کو منزل اور ہدف کا پتہ ہو گا تو پھر آپ کا دورہ اسی کے گرد گھومے گا۔

دورہ حدیث کے اغراض و مقاصد دو قسموں کے ہیں:

1: علمی اغراض و مقاصد۔ کچھ کا تعلق علمی اعتبار سے ہے

2: عملی اغراض و مقاصد: کچھ کا تعلق عملی اعتبار سے ہے۔

علمی اغراض و مقاصد:

یعنی آپ اپنے طلبہ کو دورہ حدیث کے ذریعے کیا دیں گے؟ یہ مرکزی علمی اغراض و مقاصد ہیں۔

ا۔ پہلا مقصد: احادیث کے ذریعے پورا دین نظر سے گذارنا

ایک تو خود احادیث طیبہ کا اس ذریعے سے مطالعہ کرنا ہے اور اپنے طلبہ کو احادیث مبارکہ کا مطالعہ کروانا ہے یعنی احادیث طیبہ آپکی نظر سے بھی گزر جائے اور ان کی نظر سے بھی گزر جائے۔ جتنی احادیث نظر سے گذریں گیں اتنا ہی دین کا علم حاصل ہوگا۔ اتنا ہی آقا علیہ السلام کے فرامین سے آشنائی ہوگی کیونکہ جو پورا درس نظامی کرتے ہیں پڑھاتے ہیں ان میں آپ دیکھیں کہ آپ کی نظروں سے اور پڑھنے والوں کی نظروں سے پورا دین نہیں گذرتا، آپ درس نظامی کے اندر پورا دین نہیں پڑھاتے کیونکہ قرآن پاک کا کچھ حصہ ہوتا ہے، فقہ کا کچھ حصہ ہوتا ہے باقی صرف و نحو ہے تو آپ نے دین پورا نہیں پڑھایا تو آپ نے جو دین پورا نظروں سے گزارنا ہے وہ آپ نے احادیث کے ذریعے گذارنا ہے۔ تو ایک ذھن ہو کہ یہ جو ہمارے نصاب میں زیادہ سے زیادہ احادیث ہیں وہ سب انکی نظروں سے گذار دیں۔

دوسرا مقصد: فہم حدیث

دوسرا اہم مقصد یہ ہے کہ ان کو فہم حدیث نصیب ہو جائے۔ جیسے فہم قرآن ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ فلاں کو بڑا فہم قرآن حاصل ہے اس طرح فہم حدیث بھی ہوتا ہے کہ آپ کو خود بھی فہم حدیث نصیب ہو جائے اور آپ سے پڑھنے والوں کو بھی فہم حدیث نصیب ہو جائے۔ فہم حدیث کیا ہے؟ ایک ہے کہ کوئی جزلی مطالعہ کیا جاتا ہے وہ جزل مطالعہ بعض اوقات کسی خاص موضوع کے بارے میں ہوتا ہے جیسے کوئی ریاض الصامین پڑھے گا تو اخلاقیات والی، آداب اور سنتوں والی حدمیں پڑھے گا اور اگر کوئی فقہ والی حدیثیں پڑھے گا تو صرف فقہ والی حدمیں پڑھے گا لیکن جب دورہ حدیث پڑھا جاتا ہے تو دورہ حدیث میں عقائد، اعمال، عبادات، معاشرت فضائل، سیرت، آداب، اور سنتیں سب پڑھے جاتے ہیں تو احادیث کے بارے میں ایک فہم پیدا ہو جاتا ہے ہمارا دین کیا ہے؟ اور احادیث کیسی کیسی ہوتی ہیں؟ پھر احادیث کے اندر بعض اوقات دو احادیث متعارض ہوتی ہیں اب ان میں ایک ناسخ ہوتی ہے، ایک منسوخ ہوتی ہے، ایک راجح ہوتی ہے، ایک مرجوح ہوتی ہے، ایک اصح ہے، قابل قبول ہے، دوسری اس سے کم ہے احادیث میں آپس میں تطبیق کیسے دی جاتی ہے؟ یا احادیث کی کوئی ایسی عبارت ہے جو ہمارے کسی متفق علیہ مسئلہ یا عقیدہ کے خلاف ہے اس میں تاویل کیسے کی جاتی ہے تو یہ فہم حدیث ہے کہ آپ کو احادیث کے معانی، تاویل، تطبیق، ترجیح، ناسخ و منسوخ اور اسطرح کی ساری باتیں آپ کو معلوم ہو جاتی ہیں اور اپنے طلبہ کو پڑھا دیتے ہیں، جب یہ باتیں ذھن میں رکھیں گے تو پڑھاتے ہوئے بھی ان پر نظر مرکوز کریں گے۔

تیرا مقصد اصل دین اور مقاصد شرعیہ کے علم کا حصول

جب ہم احادیث پڑھتے ہیں تو اس سے ہمیں مقاصد شرع، مصالح شرعیہ اور حکمت شریعت کا پتہ چلتا ہے وہ اس طرح کہ احادیث مبارکہ میں جو بنیادی چیز سامنے آتی ہے وہ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال مبارکہ اور افعال مبارکہ ہیں اس سے آپ کو پتہ چلتا ہے کہ اس معاملے میں نبی علیہ السلام کا مزاج کیا تھا مثال کے طور پر رمضان المبارک ایک مسلمان کو کیسے گذارنا چاہیے؟ اس کا کیسے پتہ چلے گا؟ اس کا پتہ یوں چلے گا جب وہ نبی علیہ السلام کے

رمضان المبارک والے معمولات کو پڑھے گا جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین رمضان المبارک کے متعلق پڑھے گا تو اس کو پتہ چلے گا کہ رمضان میں ایک مسلمان کو ایسا ہونا چاہیے اسے مزاج نبوت، مزاج رسالت، اصل دین، حکمت شرعیہ کہتے ہیں۔

احادیث مبارکہ سے سوچ بدل جاتی ہے

پھر جب آپ مختلف مواقع پر نبی علیہ السلام اپنے گھر والوں کے ساتھ کیسے تھے ؟ کے بارے میں پڑھتے ہیں تو آپ کے ذہن میں یہ آتا ہے کہ گھر میں رویہ یہ ہونا چاہیے بہت سارے معاملات کے اندر جب آپ نبی علیہ السلام کا معمول اور فرامین پڑھتے ہیں تو آپ کی سوچ بدل جاتی ہے جیسے بعض اوقات ہم اپنے ذہن میں کچھ اور بات لے کر بیٹھے ہوتے ہیں جیسے بعض اوقات جب ہماری کسی سے ان بن ہو جائے تو ہمارے دل میں غصہ ہے اور ہم اس سے انتقام لینا چاہتے ہیں اور بدلہ لینا چاہتے ہیں لیکن جب ہم نبی علیہ السلام کے حلم، عفو و در گزر کے واقعات پڑھتے ہیں تو فوراً ہماری سوچ بدل جاتی ہیں اور معاف کرنے کا دھن بن جاتا ہے۔ یہ کیسے ہوا؟ آپ نے احادیث پڑھیں تو آپ کو مزاج کا پتہ چلا کہ اللہ تعالی کو کیا بندہ اور کیسا بندہ پسند ہے تو احادیث پڑھنے سے مقاصد شرع، مصالح شرعیہ اور حکمت شریعت سامنے آتے ہیں۔ تو اب خود سمجھنے اور اپنے طلبہ کو سمجھانے کی نیت سے جب آپ پڑھائیں گے تو احادیث مبارکہ اور دورہ حدیث شریف کی برکتیں اور فوائد بڑھ جائیں گے۔

چوتھا مقصد: احادیث میں تطبیق اور تاویل

احادیث میں تطبیق کیسے دی جاتی ہے اور تاویل کیسے کی جاتی ہے ؟ یہ فن حدیث کا بڑا بنیادی کام ہوتا ہے کیونکہ احادیث مبارکہ کثرت سے ایسی ہوتی ہیں جو بظاہر آپس میں متعارض ہوتی ہیں۔ وضو کرنے میں آپ یہ حدیث بھی پڑھیں گے کہ آپ علیہ السلام نے وضو فرمایا اور تمام اعضاء کو ایک ایک بار دھویا آپ یہ بھی پڑھیں گے کہ دو دو بار دھویا اور آپ یہ بھی پڑھیں گے کہ تین تین بار دھویا۔ تو ہم کیا کریں؟ ایک مرتبہ دو مرتبہ یا تین مرتبہ جب آپ اس کی شرح پڑھیں گے تو معلوم ہو گا کہ اسکی تاویل یہ ہے کہ ایک بار دھونا نفس وضو ادا کرنے کے کے لئے کافی ہے دو مرتبہ اس سے بہتر اور تین مرتبہ اصل سنت ہے۔ یہ ایک مثال ہے اس طرح کی ہزاروں مثالیں ہر شے کے اندر آپ کو ملیں گی۔ تو اس طرح تاویل اور تطبیق والی صورتیں آپ کے سامنے آجاتی ہیں۔ اسی طرح بہت ساری احادیث ہیں جیسا کہ بخاری شریف کے شروع میں احادیث ہیں کہ جیسا کہ "اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں جو یہ کرتا ہے" "مسلمان وہ ہے جسکے ہاتھ زبان سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے"۔ تم میں سے کوئی مسلمان اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لئے خود پسند کرتا ہے۔ اسکا کیا مطلب ہے کیا وہ کافر ہو گیا؟ پھر آپ فوراً سمجھتے ہیں کہ نہیں نہیں کافر نہیں ہوتا پھر اس کا کیا مطلب ہوا؟ پھر اس کی تاویل پڑھتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ مومن کامل نہیں ہوتا۔ "اس کا ایمان نہیں جس میں وعدے کی پابندی نہیں۔ اس کا ایمان نہیں جسکے اندر دیانت داری نہیں جب یہ احادیث پڑھتے ہیں تو یہ تاویل کرتی ہیں کہ ایمان نہیں ہے سے مراد یہ نہیں ہے کہ ایمان کی نفی ہو گئی بلکہ ایمان میں نقص آگیا اسی طرح یہ حدیث جس میں چار چیزیں پائی جائیں تو پکا منافق ہے اگرچہ نماز پڑھے اگرچہ روزے رکھے "کیا مطلب وہ منافق ہو گیا ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں جائے گا، ایسا نہیں بلکہ اس سے مراد کہ عملی اعتبار سے پکا منافق ہے عقیدے کے اعتبار سے نہیں تو یہ تاویلات ہیں تو ایسی کتنی احادیث ہیں جب آپ پڑھاتے ہیں تو آپ کے سامنے آتی ہیں تو دورہ حدیث پڑھانے کے بنیادی مقاصد میں سے ایک یہ ہوتا ہے کہ احادیث کا فہم ان میں یہ آجائے کہ احادیث مبارکہ کے الفاظ کو ظاہری معنی پر رکھنا ہے اور کہاں ان میں تاویل کی جاتی ہے اور کہاں ان میں تطبیق کی جاتی ہے۔

احادیث میں تاویل اور تطبیق کا فن کیسے پتہ چلے گا؟

تطبیق دینے کا طریقہ کیا ہے تاویل کا طریقہ کیا ہے ؟ کونسی تاویل معتبر ہے ؟ ان چیزوں کا سیکھنا اور سکھانا کہ دورہ حدیث پڑھنے اور پڑھانے کا بنیادی مقصد ہے کہ کہاں سے پتہ چلے گا یہ احادیث کی شروحات جب پڑھیں گے وہاں سے پتہ چلے گا جیسے مشکاۃ شریف کی شرح مرآۃ المناجیح یا بخاری شریف

کی شرح نزھۃ القاری جب آپ پڑھتے ہیں تو یہ چیزیں آپ کے سامنے آجاتی ہیں کہ اس میں تاویل کیا ہے۔ تو تاویل اور تطبیق کا بنیادی فن سکھانا دورہ حدیث شریف کے بنیادی مقاصد میں سے ہے۔

پانچواں مقصد: اصول حدیث اور اسمائے رجال کا استعمال

ایک اہم چیز دورہ حدیث شریف میں اصول حدیث کا استعمال ہے۔ عموماً دورہ حدیث شریف میں اس فن پر کلام نہیں کیا جاتا نفس احادیث پڑھادی جاتی ہیں، ترجمہ کر دیا جاتا ہے اور کچھ بحث کر دی جاتی ہیں۔ اصول حدیث جو مقدمۃ الشیخ محدث عبدالحق دہلوی اور شرح نخبۃ الفکر میں ہے اس طرح کی چیزیں ہم دورہ حدیث شریف میں استعمال نہیں کرتے لیکن کرنی چاہیے۔ جب علوم الحدیث اور اصول حدیث پڑھے ہیں تو ان کا کچھ نہ کچھ انطباق اور استعمال ہونا چاہیے تاکہ طلبہ کو پتہ تو چلے کہ وہ جو پڑھے تھے وہ الفاظ ہی نہیں تھے ان کا کہیں استعمال بھی ہوتا ہے۔

اسمائے رجال اور اصول حدیث کو استعمال کرنے کا آسان طریقہ

پھر سوال یہ ہے کہ اب اگر ہم اس پر آئیں تو بڑی مشکل آجاتی ہے کہ حدیثیں رہ جاتی ہیں اور اگر ہم اسماء الرجال اور دوسری بحثوں میں پڑ جائیں گے تو ہمارا نصاب ہی رہ جائے گا؟ اس کا طریقہ یہ ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ ہم ہر حدیث پر بحثیں لے کر بیٹھ جائیں اور ایسا ہونا بھی نہیں چاہیے اور نہ ہی ہم ایسا کر سکتے ہیں لیکن اگر ہم کچھ نہ کچھ احادیث پر یہ کام کرتے جائیں تو پھر ہم یہ مقصد حاصل کر سکتے ہیں مثال کے طور پر ترمذی شریف آپ پڑھاتے ہیں تو ہر حدیث کے آگے لکھا ہوتا ہے ھذا حدیث حسن یا ھذا حدیث غریب یا ھذا حدیث صحیح۔ یہ جو الفاظ لکھے ہوئے ہیں انکا کیا مطلب ہے؟ اور ایک حدیث حسن ہے ایک صحیح ہے اور ایک ضعیف ہے اگر ضعیف ہے تو کیوں؟ وجوہ ضعف میں سے کونسی وجہ پائی جاتی ہے حدیث حسن ہے تو آخر صحت کے مرتبے سے پیچھے آگئی تو کیوں؟ اگر آپ اس کے کسی بھی حاشیے کے اندر دیکھیں گے تو آپ کو بڑا واضح طور پر لکھا ہوا مل جائیگا کہ یہ حدیث حسن اس لئے ہے کیونکہ اس میں یہ کمی ہے ضعیف اس وجہ سے ہے کہ فلاں وجہ ضعف اس میں پائی جاتی ہے فلاں راوی کی وجہ سے الفاظ کی وجہ سے حفظ کی وجہ سے یا کوئی اور سبب ان اسباب سے جو وہاں لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اب اس طرح روزانہ ترمذی شریف کی ایک حدیث پر اگرچہ آپ 20 حدیثیں پڑھائیں اور 20 میں صرف متن پڑھائیں، ترجمہ کر دیں اور شرح کر دیں لیکن ایک حدیث پر اصول حدیث کو بھی لے آئیں اسکا نتیجہ آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ پورے سال میں اگر دو سو ایام تدریس ہیں تو آپ نے دو سو مرتبہ اصول حدیث کو استعمال کیا تو جب دو سو مرتبہ اصول حدیث استعال کریں گے تو آپ کا علم کتنا پختہ ہوگا اور آپ سے پڑھنے والوں کو ادراک اور شرح صدر حاصل ہوگا وہ جو اصول حدیث پڑھے تھے وہ ہوتے کیا ہیں اور انکا استعمال کیا ہوتا ہے اسی طرح بھی کبھار اسماء رجال کی بات کر دی۔ اسمائے رجال کی مباحث ترمذی کی شرح میں بھی ہیں اور مسلم شریف کی شرح نووی میں بھی ہیں تو وہاں سے کچھ چیزیں بیان کر دیں۔ تو یہ اصول حدیث کو بیان کرنے کا ایک آسان طریقہ ہوتا ہے۔

دورہ حدیث شریف کے عملی اغراض و مقاصد (عمل کے اعتبار سے طلبہ پر کیا اثر ہونا چاہیے؟)

ذوق حدیث

دورہ حدیث کے عملی اغراض و مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ حدیث کا ذوق پیدا ہو جائے۔ یہ ایک بڑا خوبصورت اصول ہے اور اکثر ہمارے اساتذہ کو اس خوبی پر عبور نہیں ہوتا کہ کس طرح ذوق پیدا کیا جائے۔

ذوق اتارنا کسے کہتے ہیں؟

مثلا کوئی کسی استاد کے پاس فقہ پڑھتا ہے وہ فقہ اتنے دلچسپ انداز میں اسے پڑھاتا ہے اور اتنے اچھے انداز میں اس کی شرح تشریح کرتا ہے اسکے مباحث بیان کرتا ہے کہ طالب علم کے دل میں ایک ذوق پیدا ہو جاتا ہے کہ مجھے فقہ پڑھنی ہے استاذ اپنے طلبہ کو اس انداز میں فقہ پڑھائے کہ ان میں فقہ کا ذوق پیدا ہو جائے کہ ہمیں مسائل سیکھنے ہیں، مسائل کی تحقیق کرنی ہے، مسائل دوسروں کو سکھانے ہیں، فقہ میں ہم نے اچھا ادراک حاصل کرنا ہے، اس میں ہمیں مہارت حاصل کرنی ہے، تفسیر پڑھانے والے استاذ اپنا ذوق یوں پیدا کر سکتے ہیں کہ طلبہ میں یہ ذوق ڈال دیں کہ ان میں یہ شوق پیدا ہو کہ ہم تفسیریں پڑھیں، ہم قرآن پاک سمجھیں، ہم مفردات قرآن، مرکبات قرآن، مشتقات قرآن، شان نزول، ناسخ و منسوخ پڑھیں ہمارا علم بڑھے اسے ذوق پیدا کر دینا کہتے ہیں۔

ذوق حدیث کا مطلب حدیث کا ذوق پیدا کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ کہ آپ اپنے طلبہ کو اس طرح اچھے انداز میں حدیث کی محبت ڈال دیں اور حدیث کا علم ان کے دلوں میں ڈال دیں کہ ان میں یہ شوق پیدا ہو جائے کہ ہم حدیثیں پڑھیں اور حدیثوں کی کتابیں پڑھیں ہم نے دورہ کے اندر جو کتابیں پڑھی ہیں وہ تو پوری پڑھی ہی نہیں نہ بخاری نہ مسلم اور نہ دوسری لیکن ان میں ایسا شوق پیدا ہو جائے کہ ہمارا درس نظامی ختم بھی ہو جائے ہم بقیہ مطالعہ اپنے زور پر کریں گے ہم خود مطالعہ کریں گے پوری حدیثیں پڑھیں گے اور حدیثوں کی شروحات دیکھیں گے کہ یہ علم کیا ہے؟ یہ کیسا ہے؟ کتنا وسیع ہے؟ کیا کیا اس میں باتیں کی جاتی ہیں؟ ان میں یہ ذوق پیدا ہو جائے اسے حدیث کا ذوق پیدا کرنا کہتے ہیں۔

حدیث کا ذوق بزرگان دین کی محبت کے ساتھ ہو

لیکن یہاں ایک بڑی اہم بات یہ ہے کہ حدیث کا ذوق بمع بزرگان دین کی محبت کے ان میں پیدا کیا جائے ورنہ یہ نہ ہو کہ حدیث کا ذوق ایسا پیدا ہو کہ بدمذہبوں کے دلائل زیادہ سمجھ آنے شروع ہو جائیں، یہ نقصان ہوتا ہے اسے ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ تو ایسا ذوق نہیں چاہے جو بدمذہبوں کی طرف لے جائے کہ ان کے دلائل زیادہ بھی آنے شروع ہو جائیں جو ہمارا مسلک، مذھب اور طریقہ کار ہے اس میں ذرہ برابر بھی ادھر ادھر ہونے کا ذھن نہ ہو ورنہ ایسے ذوق کو رہنے ہی دیا جائے۔ یعنی حدیث پڑھنے کا ذوق یوں ہو کہ حدیث پڑھے کہ ہم اپنے مسلک اہلسنت کے دلائل احادیث سے نکالیں ہمارا مسلک ہمارا مذہب ہمارے معمولات اہلسنت احادیث سے کیسے ثابت ہیں اور کن کن حدیثوں سے ثابت ہیں تو یہ چیز میں ان کو سکھائیں تو اس سے حدیث کا ذوق بھی پیدا ہو گا اور مسلک اہلسنت میں استقامت بھی نصیب ہو گی۔

طلبہ کو باکردار اور باعمل بنانا

احادیث طیبہ کو پڑھانے کے ذریعے طلبہ میں نرمی آئے، تقوی آئے، محبت الٰہی پیدا ہو، محبت رسول پیدا ہو، بزرگان دین سے عقیدت پیدا ہو، خشیت پیدا ہو، صالحین اور نیک لوگوں کے اوصاف اور اخلاق پیدا ہوں، سب سے بڑا اور سب سے اہم مقصد یہ ہے اگر دورہ حدیث پڑھ کر بھی طلبہ میں دین کی محبت نہیں ہے نمازوں سے محبت نہیں ہے شرم و حیاء کی عادتیں نہیں بنیں ہیں تو پھر ایسے پڑھنے پڑھانے کا کوئی فائدہ نہیں اس سے بہتر ہے یہ چیزیں درس نظامی سے ہٹ کر سکھا دی جائیں پھر ان کے لئے ہفتہ وار اجتماع اچھا ہے وہاں جاکے بیان سن لیا کریں اور بس اپنی اصلاح کر لیں وہی کافی ہے کیوں کہ عالم اسلامی بھائی میں اگر دینی معیار اور کردار کی کمی ہو گی تو اس کا نقصان بہت زیادہ ہو گا، عام اسلامی بھائی کا کردار جیسا بھی ہو اس سے اتنا زیادہ دوسرے متاثر نہیں ہوتے اگرچہ ہوتے بھی ہیں مگر اتنا نقصان نہیں ہوتا جتنے عالم کے کردار سے متاثر ہوتے ہیں۔ اگر عالم کے کردار سے ہی اگر ایسی چیزیں ظاہر ہو جو دوسروں کی تباہی کا

سبب بن جائیں تو پھر آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس کا نقصان کتنا زیادہ ہوگا لہٰذا عمل سے کسی صورت بھی غفلت نہ ہو دورہ حدیث پڑھانے کے دوران جہاں پر بھی آپ ان کو تقویٰ، محبت الٰہی، محبت رسول یا خشیت صالحین کے اوصاف، اسوہ مبارکہ سیرت طیبہ، اچھے اخلاق، شرم وحیاء جہاں جہاں جتنا بھی آپ بیان کر سکتے ہیں آپ اسکو شامل رکھیں خواہ حدیث کا سبق کم ہو جائے، خواہ اصول حدیث کا انطباق کم ہو جائے لیکن عمل پر کوئی سمجھوتہ نہ کریں اصول حدیث بعد میں بھی سیکھے جا سکتے ہیں عمل بعد میں نہیں آتا اور وہ عادتیں جو پڑھنے کے زمانے میں پختہ ہو جاتی ہیں وہ بھی ختم نہیں ہوتی لھذا یہ چیزیں ان کے اندر پیدا کریں۔

دورہ حدیث شریف میں علمی لحاظ سے مفید چیزیں

دورہ حدیث شریف میں علمی لحاظ سے کچھ مفید چیزیں ہیں اگر آپ وہ کریں گے تو آپ کو بھی علمی فائدہ ہوگا اور طلبہ کو بھی علمی فائدہ ہوگا۔

دورہ حدیث شروع ہونے سے پہلے اصول حدیث کی کوئی کتاب پڑھ لیں

پہلی بات دورہ حدیث شریف شروع ہونے سے پہلے مثال کے طور پر شوال میں شروع ہوتا ہے ایک مرتبہ اصول حدیث کی کوئی ایک کتاب اپنی نظر سے گذار لیں کیونکہ آپ نے اصول حدیث کو دورہ حدیث شریف میں منطبق کرنا ہے جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے، تو اگر یہ اصول آتے ہونگے تو منطبق ہونگے تو اسکے لئے آپ آسان کتاب "شرح نخبة الفكر" جو ویسے ہی درس نظامی میں داخل ہے اسکو ایک بار پڑھ لیں اور اچھی طرح پڑھ لیں، ایسے پڑھیں کہ آپ اسکو موقع محل میں استعمال کر سکیں۔ یہ آپ خود پڑھ لیں اور طلبہ کو بھی مشورہ دیں کہ ایک بار پڑھ لیں تو جب انہوں نے بھی پڑھی ہوگی اور آپ نے بھی پڑھی ہوگی تو جب آپ لفظ بولیں گے تو ان کو بھی سمجھ آرہا ہوگا ورنہ پتہ نہیں چلے گا، آپ شاذ شاذ بولے جا رہے ہونگے، اسی طرح آپ بول رہے ہونگے یہ معروف ہے، یہ منکر ہے یہ معلق ہے اور یہ مدلس ہے جبکہ طلبہ کو لگے گا کہ یہ عجیب و غریب سے الفاظ ہیں، یہ سننے سے لگتے ہیں مگر ان کا معنی پتہ نہیں کیا ہے؟ پھر یہ والی صورت ہوگی، تو اگر انہوں نے بھی وہ کتاب اچھی طرح پڑھی ہوگی اور آپ نے بھی اچھی طرح پڑھی ہوگی تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ احادیث مبارکہ پڑھاتے ہوئے جب بھی آپ وہ الفاظ استعمال کریں گے کہ یہ حدیث شاذ ہے اور وجہ شاذ یہ ہے تو طلبہ بھی سمجھ جائیں گے پھر یہ ایک علمی دورہ ہو جائیگا۔

اسماء الرجال کے لئے کن کتابوں کا مطالعہ ہونا ضروری ہے؟

دورہ حدیث شریف متن اور سند کے پڑھنے کا نام ہے اور سند راویوں کے ناموں کو کہتے ہیں فلاں نے فلاں سے روایت کیا فلاں نے فلاں سے روایت کیا راویوں کی بحثوں کو اسماء الرجال کہتے ہیں۔ اسماء الرجال سے معلّمین تقریبا دور ہوتے ہیں آپ اسماء الرجال کا بھی مطالعہ کریں۔ اسماء الرجال کے لئے علامہ عبد الحیی لکھنوی علیہ رحمۃاللہ کی کتاب "الرفع والتكميل في الجرح والتعديل" کا

ایک بار مطالعہ کرلیں۔ یہ کتاب اسماء الرجال کی خوبصورت مباحث پر مشتمل ہے اور یہ آپ کو بہت فائدہ دے گی۔ اس کو آپ دورہ حدیث پڑھانے کے لئے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

استدلال بالحدیث بہت نازک کام ہے

اعلی حضرت علیہ الرحمۃ کی ایک کتاب ''الفضل الموھبی'' یہ مکتبۃ المدینہ سے علیحدہ بھی چھپی ہوئی ہے اور فتاوی رضویہ میں بھی موجود ہے اس کتاب کے پڑھنے سے آپ کو پتہ چلے گا کہ استدلال بالحدیث کتنا نازک کام ہے کیونکہ بدمذہب جب پڑھتے ہیں تو جو لکھا ہوا آگیا استدلال کر لیتے ہیں حالانکہ حدیث سے ایسے استدلال نہیں ہوتا۔ حدیث سے استدلال کرنا سب سے بنیادی طور پر مجتھد کا کام ہوتا ہے اور حدیث سے استدلال کرنے کے لئے کتنے علوم میں مہارت چاہیے کہ آپ کو "الفضل الموھبی" پڑھ کر پتہ چلے گا۔ تو اگر یہ آپ کے ذھن نشین ہو گی تو ہر دوسرے تیسرے کی تحقیق آپ کو متاثر نہیں کر سکے گی۔ اور طلبہ کو بھی آپ یہ چیزیں شئیر کر سکیں گے کہ استدلال بالحدیث کا معیار اور طریقہ یہ ہوتا ہے۔

منیر العین میں اصول حدیث کی زبردست مباحثیں

چوتھی کتاب اعلحضرت کی انگوٹھے چومنے پر ''منیر العین'' ہے یہ رسالہ فتاوی رضویہ کی پانچویں یا چھٹی جلد میں موجود ہے۔ منیر العین کتاب احادیث کی ان مباحث اور ان تحقیقات پر مشتمل ہے جو پچھلی کسی کتاب میں ایک جگہ اتنے شاندار انداز میں موجود نہیں۔ اعلی درجے کی تحقیقات اعلحضرت نے اس منیر العین میں فرمائی۔ اور اصول حدیث کی زبردست مباحث اور باتیں اس میں موجود ہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ کریں اور طلبہ کو کروائیں اور ان کے سامنے بیان کریں جیسے اس میں اعلحضرت نے 22 سے زائد اصول بیان کیے ان میں ایک ایک اصول کو آپ وقتا فوقتا بیان کرتے ہیں مثال کے طور پر ہر پندرہ دن کے بعد یا ہر دو ہفتے کے بعد ایک اصول آپ طلبہ کو سمجھادیں خواہ فتاوی رضویہ سامنے رکھ کر سمجھادیں بلکہ یہ زیادہ فائدے مند ہوگا اگر فتاوی رضویہ سامنے رکھ کر سمجھادیں گے اس سے ان کے دل میں فتاوی رضویہ اور اعلحضرت کی محبت پیدا ہو گی، تو یہ اصول پورا پڑھ کر سنادیں بمع اسکی مثالوں کے جو دی گئی ہوں، اب ہر پندرہ دن کے بعد یا ہر دو ہفتے کے بعد ایک اصول بیان کرتے رہیں گے تو یہ تقریبا 22 کے اوپر اصول ہیں تو پورے سال میں یہ پورا رسالہ نظر سے گزر جائیگا تو یہ اصول حدیث کو اور احادیث کو پڑھنے کے اعتبار سے انتہائی مفید ہوگا۔

احناف کے اصول کے لئے کیا پڑھیں؟

ہم اصول حدیث کی کتاب ''شرح نخبة الفكر'' پڑھ کر احادیث پر منطبق کر لیتے ہیں لیکن کیا ہی اچھا ہو کہ اس کے ساتھ ہم احادیث کو قبول کرنے کے اور ان سے استدلال کرنے کے یا ان کے نا قابل استدلال ہونے کے جو احناف کے اصول ہیں وہ بھی ہم پڑھ لیں کیونکہ احناف کے سارے اصول وہ نہیں ہیں جو شرح نخبہ میں لکھے ہیں ہم اس سے ہٹ کر بھی استدلال کرتے ہیں جیسے

حدیث مرسل ہے اور مرسل سے استدلال احناف کہتے ہیں کر سکتے ہیں لیکن عام اصول یہی ہے کہ مرسل کو صحیح قرار نہیں دیا جاتا تو اب اصول احناف کے لئے کیا پڑھیں ؟ تو اس کے لئے "اصول الشاشی" اور "نور الانوار میں سنت کا باب پڑھ لیں تو یہ کافی حد تک آپ کو کام دے دے گا۔

عبارت کی تیاری کیوں ضروری ہے؟

عبارت کی تیاری لازمی ہے تاکہ سند زبان پر جاری ہو اور متون احادیث زبان سے جاری ہو جائے سندیں آپ بھی اتنی بار زبان سے گذار لیں کہ جب کبھی بھی آپ سند پڑھیں تو طلبہ کو ادراک ہو کہ ہمیں پڑھانے والے ہم سے زیادہ حدیث پڑھنا جانتے ہے ورنہ جتنی غلطیاں طلبہ کر رہے ہیں اتنی غلطیاں آپ کر رہے ہیں اس کا نتیجہ کیا ہو گا پھر اس کا تاثر اچھا نہیں جائیگا، منفی جائیگا۔ پھر ایسے معلم سے پڑھنا اور سیکھنا مشکل ہو جائیگا۔

طلبہ سے ڈائریاں بنوائیں

احایث کے تحت جو نکات اور مدنی پھول آپ بیان فرمائیں تو طلبہ کو یہ بات پہلے سے کہہ دیں جو نکات میں بیان کروں تم انہیں لکھ لیا کرو اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ایک بات جو آج پڑھائی ہے وہ آج تو یاد ہو گی مگر ہفتے بعد یاد نہیں ہو گی لیکن اگر اسے لکھ لی تو ایک دو ہفتے تک وہ ویسے بھی یاد رہے گی لیکن اسکے بعد وہ ڈائری اور کاپی جب کبھی بھی پڑھیں گے تو فوراوہ چیز ان کو یاد آجائے گی۔ تو یوں علم ذہن میں راسخ ہو جاتا ہے۔ تو آپ ان کو لکھنے کی شروع سے ترغیب دلا دیں۔ اگر وہ شروحات پڑھیں تو یہ انکا اپنا معاملہ ہے لیکن جو آپ تیاری کر کے ان کو بیان کریں وہ اسے اپنی ذاتی ڈائری یا کتاب پر لکھ لیا کریں۔ وقف کی کتاب پر لکھنا جائز نہیں ہو تا۔ پھر ان کو یہ بھی ذہن دیں کہ لکھی ہوئی چیزوں کو وقتاو فوقتادہراتی رہیں۔

خود اپنے لئے بھی ڈائری بنائیں

اسی طرح اگر آپ کے پاس اپنی ڈائریاں ہیں جیسے جب آپ ایک مرتبہ حدیث پڑھائیں اور اپنی ڈائری شرح کی تیار کر لیں تو اگلے سال جب آپ پڑھائیں گی تو آپ کو دس گنا زیادہ آسانی ہو جائے گی۔ ایک سال بخاری پڑھائی اور اسکی مباحث پر اپنا حاشیہ لکھ لیا اگلے سال جب آپ بخاری پڑھائیں گی تو اگلے سال صرف آپ کا ایک نظر دیکھ لینا بھی کفایت کرے گا، پہلے اگر دو گھنٹے آپ تیاری کرتے تھے اب آپ کی تیاری پندرہ منٹ میں ہو جائیگی، آپ کا اتناوقت بچے گاورنہ ہر مرتبہ نئے سرے سے کتاب کا مطالعہ کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے تو یوں اپنی بھی ڈائریاں تیار کریں اور طلبہ کی بھی تیار کروائیں۔ اور پر لکھی ہوئی چیزوں کو وقت فوقتادہراتے رہیں

احادیث پڑھانے میں انداز اور ترتیب ایک ہو

مسلم کی شرح نووی" اور "ترمذی" کا حاشیہ جو چھپا ہوا ملتا ہے اس میں مختلف علوم کی مباحث بڑی اچھی ہیں جیسے نووی کے اندر علامہ نووی جب کلام کرتے ہیں تو اسماء الرجال کے اعتبار سے ایک کلام اور مفردات الفاظ کے اعراب اعتبار سے ایک دوسرا کلام، اس سے جو مسائل کا استدلال ہوا یہ جدا کلام، اگر اس اعتبار سے آپ شروحات کو پڑھنا شروع کردیں تو آپ کے ذہن میں بالکل واضح ہو جائیگا کہ احادیث پر کلام کیسے کیا جاتا ہے؟ اور ان شروحات احادیث میں پہلے سند پہ کلام ہوتا ہے پھر اسماء الرجال پر کلام ہوتا پھر الفاظ احادیث پر کلام ہوتا ہے پھر غریب الفاظ پر (جسے غرائب الحدیث کہا جاتا ہے) اور پھر استدلال پر کلام ہوتا ہے تو یوں ایک ترتیب بن جاتی ہیں اور یہ بڑا خوبصورت انداز ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر آپ بھی احادیث مبارکہ کی تدریس میں ایک انداز بنالیں گے تو سنے والوں کو پتہ ہوگا کہ اب اس ترتیب سے بات چلے گی اور آپ کو بھی آسانی رہے گی۔ اور نہ کبھی سند پہلے آگئی اور کبھی متن پہلے اگیا کبھی استدلال پہلے اگیا تو کبھی مفردات کی توضیح پہلے آگئی پھر وہ چیزیں آگے پیچھے ہوتی رہتی ہیں۔

دورہ حدیث میں عملی اعتبار سے مفید چیزیں یہ چیزیں آپ کے لئے بھی مفید ہوسکتی ہیں اور آپ سے زیادہ طلبہ کے لئے بھی مفید ہوسکتی ہیں۔

دورہ حدیث کے ذریعے تزکیہ نفس اور اصلاح باطن کا انقلاب

دورہ حدیث شریف یہ آخری سال ہوتا ہے اس سے پہلے پورا درس نظامی گزر جاتا ہے اس درس نظامی کے عرصے میں صرف، نحو منطق، تفسیر، اصول تفسیر، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ پڑھی جاتی ہیں اس میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ جس سے آدمی کا دل نرم ہو جائے اس پر رقت طاری ہو جائے، اس کے دل کی اصلاح ہونا شروع ہو جائے۔ آپ صرف کی ضرب یضرب پڑھیں گے تو اس سے تزکیہ نفس تو نہیں ہو جائیگا۔ لیکن دورہ حدیث شریف وہ چیز ہے کہ جو دل کی صفائی میں بڑا معاون ہے یہ سال انسان کے ذہن کو مستقل نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کے ارد گرد ہی رکھتا ہے جب یہ سال ایسا ہے تو اس سال میں آپ کوشش کریں کہ طلبہ کی ایسی تربیت کردیں کہ اگر سابقہ درس نظامی میں انکی تربیت نہیں ہوسکی تھی تو یہ سال اتنا شاندار گذرے کہ جب دورہ حدیث شریف سے فارغ ہوں تو طلبہ صرف طلبہ نہ ہوں بلکہ طلبہ صالح مبلغ ہوں قرآن کریم کی اس آیت کا مصداق بن جائیں:

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (سورۃ احزاب، آیت 35)

تزکیہ نفس اور اصلاح باطن کا طریقہ

دورہ حدیث میں ایسا انقلاب کیسے آئیگا؟ اس کا طریقہ کیا ہے؟ ایسی تربیت کیسے ہوسکتی ہے؟ اس کے لئے آپ چند چیزوں کو اپنے اور انکے معمولات کا حصہ بنادیں۔ ذہن میں رکھیں دورہ حدیث میں جو ہم نے پڑھنا پڑھانا ہے وہ عبادت کے ساتھ ہوگا وہ ذکر اللہ کے ساتھ ہوگا وہ درود پاک کے ساتھ ہوگا وہ محبت الہی کے ساتھ ہوگا وہ خوف خدا کے ساتھ ہوگا وہ دل میں ذوق شوق کے ساتھ ہوگا جب یہ چیزیں ہوں گی تو ہر چیز کے اندر ان کے آثار آنا شروع ہو جائیں گے۔ یہ ان چیزوں کو پریکٹیکل کیسے کرنا ہے؟ یہ چیزیں عبادت

، فکر، درود، محبت، خوف، ذوق، شوق پریکٹیکل کیسے آئیں گے؟ جہاں پر بھی اللہ تعالی کی محبت، حضور علیہ السلام کی محبت عمل خوف خدا، تہجد، اوابین، اشراق و چاشت، ذکراللہ، درود یہ چیزیں آئیں وہاں ایک مرتبہ طلبہ سے ایک قسم کا تفکر یعنی فکر مدینہ ضرور کروالیں کہ ہم نے یہ کرنا ہے ایک ذکراللہ کی حدیث پڑھی، تہجد کی حدیث پڑھی تو ایک مرتبہ انکو ایک لمحے کے لئے اس سوچ پر لائیں کہ ہم نے اس پر عمل کرنا ہے، ہم نے یہ کام کرنا ہے ہم نے یہ عبادت کرنی ہے ہم نے یہ نوافل پڑھنے ہیں ہم نے یوں تلاوت کرنی ہے۔ یہ ذہن بنائیں۔

نمازوں کا پابند بنانا

بعض اوقات طلبہ کے اندر یہ خامی پائی جاتی ہے کہ نماز کی طرف اتنی توجہ نہیں ہوتی اگرچہ دین پڑھ رہی ہوتی ہیں پھر بھی نماز کی طرف توجہ نہیں ہوتی غفلت ہو جاتی ہے نماز کی ایسی پابندی کروائیں کہ پورے سال میں حکم شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے ایک نماز بھی قضاء نہ ہو جیسے بھی ہو نماز کسی صورت بھی قضاء نہ ہو سفر ہے حضر ہے گھر سے باہر ہے شادی ہے غمی ہے کوئی بھی صورت ہے نماز کسی صورت قضاء نہ ہو کہ آپ ان کے دل و دماغ میں ڈال دیں۔

شب و روز کے معمولات اور وظائف کا پابند کرنا

شب و روز کے مسنون اوراد و وظائف ہیں انکا معمول بنوائیں نبی علیہ السلام سونے سے اٹھ کر دعا پڑھتے تھے سونے کے لئے جب بستر پر جاتے تو دعا پڑھتے تھے کھانے سے پہلے دعا پڑھتے تھے کھانے کے بعد دعا پڑھتے تھے اسی طرح صبح و شام کی تسبیحات ہیں احادیث میں بیان کی گئی اور ہمارے شجرہ کے اندر وہ تقریباً ساری چیزیں صبح و شام کے معمولات بیان کی گئی ہیں وہ معمولات انکی زندگی کا حصہ بنائیں کہ دورہ حدیث شریف کا کوئی دن ایسا نہ ہو کہ ان معمولات کو نہ کیا جائے۔ کسی چیز کو زندگی کا حصہ بنانے کے لئے ایک سال بہت ہوتا ہے۔ تو آپ نے اگر مسنون اوراد و وظائف انکی زندگی کا حصہ بنا دیئے تو وہ پوری زندگی ان کو نہیں چھوڑیں گے۔ آپ غور کریں جب ذکراللہ اور ان چیزوں کی عادتیں ہوں گی تو کیا ان کی برکتیں نہیں ہوں گی؟ انکی روحانیت اور نورانیت دلوں میں نہیں آئے گی؟ اور یہ جو برکت ہوگی یہ دورہ حدیث شریف کے علمی اعتبار سے بھی ان کے اندر مدد و معاون ثابت ہوگی

دعا کی عادت ڈالنا

دعا کی عادت ڈالیں۔ عموماً دعا کی عادت ہمیں مصیبت میں ہی ہوتی ہے جبکہ دعائیں بڑی خوبصورت ہیں اور احادیث کی دعاؤں کی کتابیں بھی مل جاتی ہیں ان کو پڑھیں، اپنے لئے، اپنے گھر والوں کے لئے اپنے اہل خانہ کے لئے سب کے لئے دعائیں مانگنے کی عادت ڈلوائیں دعا اعلی درجے کی عبادت ہے "الدعاء مخ العبادة" دعا عبادت کا مغز ہے تو اتنی اہم عبادت ہماری زندگی میں متروک نہیں ہونی چاہیے تو خود بھی عادت رکھیں اور طلبہ کو بھی اس کی عادت ڈالیں اسکا دنیا میں بھی فائدہ ہے اور آخرت میں بھی فائدہ قلب کو بھی فائدہ اور دل و دماغ کو بھی فائدہ۔

تلاوت قرآن کی عادت کو پختہ کرنا

تلاوت قرآن کی عادت پختہ کریں خود بھی تلاوت کریں ان کو بھی تلاوت کی دعوت دیں، ترغیب دیں اور پوچھتے رہیں کہ آپ تلاوت کرتے ہیں؟ کتنی تلاوت کرتے ہیں؟ کتنا قرآن پاک پڑھا؟۔ قرآن پاک سے جس قدر طلبہ اٹیچ ہوں گے اتنا ہی دین سے وابستہ ہوں گی اتنا ہی اللہ رسول کی محبت ان کے دلوں میں زیادہ ہو گی۔

کامیاب تدریس کا ایک سنہری اصول

مطلق تدریس کے اعتبار سے ایک اصول ہے جس فن کو آپ نے پڑھانا ہے ابھی ہم دورہ حدیث کی بات کر رہے ہیں لھذا دورہ حدیث کے اعتبار سے عرض کر دیتا ہوں کہ جس فن کو پڑھانا ہو اسکی جو کتابیں ہیں ان سے ہٹ کر بھی کچھ مطالعہ ہو ایسا نہ ہو کہ آپ بخاری پڑھا رہی ہیں تو بخاری کے علاوہ آپ کو بھی کوئی حدیث نہیں آتی نحو پڑھا رہے ہیں تو نحو کے علاوہ آپ کو بھی کوئی حدیث نہیں آتی آپ کا مطالعہ ان کتابوں سے وسیع ہونا چاہیے آپ کا مطالعہ آپ کے طلبہ سے زیادہ ہونا چاہیے طلبہ اگر ایک اصول حدیث کی کتاب پڑھیں تو آپ چار پڑھیں وہ اگر ایک حدیث پڑھتی ہیں تو آپ کا مطالعہ چالیس حدیثوں کا کیا ہوا ہونا چاہیے آپ اپنے علم کو وسیع کرتے جائیں جتنا آپ کا علم وسیع ہو گا اتنی آپ کی تدریس کامیاب ہو گی آپ کا دورہ حدیث شریف اتنا ہی کامیاب ہو گا ان چیزوں پر عمل ہو گا تو ہماری اچھے عالم بنیں گے اچھے مبلغ بنیں گے با کردار اسلامی بھائی بنیں گے معاشرے کے اندر اچھا کردار ادا کرنے والے نبیں گے۔